خطبہ استقبالیہ

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
(صدر عالمی رابطہ ادب اسلامی پاکستان)

عزت مآب جناب فاروق احمد خان لغاری صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان
فضیلت مآب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بانی صدر، عالمی رابطہ ادب اسلامی
مندوبین کرام مہمانان گرامی!

میرے لئے یہ انتہائی خوشی و مسرت اور بے اندازہ فخر و اعزاز کا باعث ہے کہ میں آپ سب کو عالمی رابطہ ادب اسلامی کے اس بین الاقوامی سیمینار کے افتتاحی اجلاس میں دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہہ رہا ہوں!

جناب صدر!

عالمی رابطہ ادب اسلامی دنیا کے ادبا کی ایک بے سروسامان اور درویشانہ تنظیم ہے، مگر سخن کی دلنوازی اور جان کی پرسوزی کے ساتھ ساتھ اس کا عزم پختہ و بلند اور مقاصد عظیم ہیں. ان مقاصد میں یہ بات سرفہرست ہے کہ ادب میں اسلام کے نقطۂ نظر کو اجاگر کرتے ہوئے انسانیت کی عظمت اور اس کے احترام کا پیغام دیا جائے اور زندگی کے اعلیٰ ترین مقاصد کی نشاندہی کرتے ہوئے ادب کے ذریعہ تعمیر سیرت و اخلاق اور معرفت و دانش کا ایسا سامان کیا جائے جو انسان کے ذوق حسن کی بھی تسکین کرے اور بلند اقدار کا پاسدار و علمبردار بنانے کے لئے رہنمائی بھی مہیا کرے۔ دنیا بھر کے اسلامی ادبا کی سرپرستی، حوصلہ افزائی، خدمت اور رہنمائی بھی ہمارے مقاصد میں شامل ہے، ہماری اس تنظیم کی یہ آرزو ہے کہ اسلامی معاشرے کے لیے بالخصوص اور تمام انسانیت کے لیے بالعموم ایسا ادب تخلیق کیا جائے جو معاشرے کے ہر طبقے خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کے لئے بہتری کا سامان پیدا کرے۔

صدر گرامی قدر!

عالمی رابطہ ادب اسلامی کا قیام عالم اسلام کے عظیم مفکر و ادیب اور بر عظیم پاک و ہند کی ملت اسلامیہ کے عظیم فرزند مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے درد مند دل و دماغ اور بلند عزم و تخیل کا مرہون منت ہے۔ یہ ۲ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۴ء کی بات ہے کہ غار حرا کے قرب و جوار اور وادی بطحا کے مرکز اسلام بیت اللہ کے زیر سایہ مکہ مکرمہ میں دنیا بھر کے اسلامی ادبا مولانا ابوالحسن علی ندوی کی قیادت میں جمع ہوئے اور یہ عالمی تنظیم وجود میں آئی۔ اس وقت سے مسلسل یہ تنظیم ہر سال کسی نہ کسی اسلامی ملک میں ادب اسلامی کے موضوعات پر بین الاقوامی سیمینار منعقد کرتی ہے، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ریاض کے علاوہ ترکی، بنگلہ دیش اور بھارت میں متعدد سیمینار منعقد ہو چکے ہیں، ہماری تنظیم کا صدر دفتر ندوہ العلماء لکھنؤ میں حضرت مولانا ندوی کی سرپرستی اور رہنمائی میں کام کر رہا ہے، اس کے علاوہ ایک علاقائی دفتر ریاض (سعودی عرب) میں قائم ہے۔ بھارت اور بنگلہ دیش وغیرہ کے لیے علاقائی دفتر بھی لکھنؤ میں ہے، اقلیم پاکستان و افغانستان کے لئے ہمارا علاقائی دفتر لاہور میں ہے۔ اور اس اقلیمی شاخ کے زیر اہتمام، یہ ہمارا پہلا بین الاقوامی سیمینار ہے جس کا موضوع ''حرمین شریفین کے سفر نامے'' ہے.

مندوبین کرام اور معزز حضرات!

ہمارے اس اولین بین الاقوامی سیمینار کے لیے یہ موضوع منتخب کرنے کی متعدد وجوہ ہیں، ایک تو اس لئے کہ مسلمان دنیا کے کسی خطے یا گوشے میں ہو، اس کا مرکز نگاہ اور محور ایمان بیت اللہ ہے۔ اسے جب بھی سفر کی سہولیات میسر آتی ہیں تو وہ حج اور عمرہ کی نیت سے حرمین شریفین کا رخ کرتا ہے اور ان مقامات مقدسہ سے وابستہ روح پرور یادیں اس کے لئے سرمایۂ ایمان، توشۂ آخرت اور سرچشمہ سرور بن جاتی ہیں.

جناب والا!

ادب کیا ہے؟ اور ادیب کون ہوتا ہے؟ اور اسی قسم کے بے شمار سوال ہیں جو لٹریچر کے حوالے سے مشرق و مغرب میں صدیوں سے زیر بحث رہے ہیں، ارسطو سے لے کر جاحظ

تک اور قدامہ بن جعفر سے ابن رشیق قیروانی تک ادب اور ادیب کے موضوع پر قدیم اہل ادب و نقد نے مختلف آرا کا اظہار کیا ہے' جدید دور کے ادبا اور ناقدین نے بھی اس موضوع پر بڑی تفصیل اور وضاحت سے گفتگو کی ہے۔ ادب اور ادیب کو سیاسی نظریات رکھنے والوں نے بھی اپنے اپنے رنگ میں دیکھا ہے۔ کہیں اشتراکی ادب ہے تو کہیں بورژوائی ادب ہے' کوئی ادیب کیمونزم کا علمبردار اور ترجمان ہے تو کسی کو سرمایہ دارانہ ذہنیت کا پرچار کرنے والا ادیب تصور کیا گیا ہے' کوئی "ادب برائے ادب" کے نظریئے کا قائل ہے تو کسی کے نزدیک ادب برائے ادب کافی ہے' کوئی ادب کو سیاست سے دور رکھنے پر زور دیتا ہے اور کسی کے نزدیک ادب برائے زندگی مناسب ہے' کسی کا خیال ہے کہ ادیب کو واعظ اور ناصح نہیں بننا چاہئے' ادب اور ادیب کے متعلق' اگر اس قدر اختلاف رائے اور تنوع موجود ہے تو پھر دینی ادب اور دیندار ادیب کیوں نہیں ہو سکتا اور ایک قدم آگے بڑھیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ادبی تخلیقات اسلامی کیوں نہیں ہو سکتیں ؟!

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے ادب اور ادیب کو ایک پھول سے تشبیہ دیتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ "پھول خواہ چمن میں کھلے یا عبادت خانے کے صحن میں وہ تو ہر حال میں پھول ہے' پھول کہیں بھی کھلے اس کا ایک رنگ ہو گا۔ اس کی اپنی ایک خوشبو ہو گی۔" اس حقیقت کو کون جھٹلا سکتا ہے' اگر یہ سچ ہے تو پھر ادب بھی اسی طرح جہاں کہیں بھی تخلیق ہو گا' اس کا اپنا اسلوب ہو گا' ایک معنویت ہو گی' ایک پیغام ہو گا اور کچھ نہ کچھ تاثیر بھی ہو گی' اس لئے جو ادب ایک سچے اور پکے مسلمان ادیب کے قلم سے نکلے گا وہ اگر حقیقت کا ترجمان' حق کا پاسبان اور اعلیٰ انسانی اقدار کا حامل ہے تو وہ اسلامی ادب ہے' اگر یہ ادب گمراہی اور مبالغہ آرائی سے پاک ہے جس سے سورۂ شعراء میں قرآن کریم نے شعر و ادب کو پاک رکھنے کا اشارہ دیا ہے' اگر یہ ادب اس کے ایمان و عمل صالح کا بھی نقیب ہے تو یہ ادیب اور اس کا یہ ادب یقیناً اسلامی ادب ہے جس کی قرآن کریم کی مذکورہ سورۃ کی آخری آیات میں نشاندہی کی گئی ہے۔

معزز و محترم حاضرین!

عالمی رابطہ ادب اسلامی ایسے ہی تعمیری ادب کا علمبردار ہے اور ایسے ہی تعمیری ادب

کے خالق ادبا کو تنظیم و تعاون باہمی کے ذریعہ ایسے مواقع مہیا کرنا چاہتا ہے جہاں وہ ہمت و حوصلے کے ساتھ انسانی بلکہ اسلامی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں دنیا نے انواع و اقسام کے ادیب دیکھے ہیں ان کی ادبی تخلیقات کو بھی دیکھ لیا ہے ان انواع و اقسام کے ادب اور ادبا کے اثرات اور نتائج بھی دیکھے ہیں تو کیوں نہ اسلامی ادب اور اسلامی ادبا کی ادبی تخلیقات کو بھی اپنے جوہر دکھانے کا موقع دیا جائے؟ ادب کی اس قسم کے اثرات و نتائج بھی دیکھ لئے جائیں! یہ سچ ہے کہ شعر و شاعری کو پیغمبر اسلام ﷺ کے شایان شان تصور نہیں کیا گیا لیکن رسالت مآب ﷺ نے شعر و ادب کی تاثیر سے انکار یا اعراض نہیں فرمایا بلکہ اہل علم جانتے ہیں کہ اس ضمن میں آپ کی رائے اور آپ کے ارشادات موجود ہیں جو تنقید ادب کے ضمن میں اہل علم کے لیے مشعل راہ ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے بھی تنقیدی افکار وجود ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں مگر ان سے ایک بات پوری طرح واضح ہے کہ اسلام کا منشا با مقصد اور تعمیری ادب و فن کی تخلیق اور تائید ہے یہی اسلامی ادب ہے اور عالمی رابطہ ادب اسلامی اس کا علمبردار ہے۔

صدر گرامی قدر!

ہماری تنظیم کے بانی صدر مولانا ابوالحسن ندوی مدظلہ نے جہاں اسلامی ادب کے خط و خال واضح کرنے اور اسلامی ادبا کی خدمت اور حوصلہ افزائی کے لیے بہت سی عملی صورتیں پیدا کی ہیں وہاں آپ نے اسلامی ادب کے اولین سرچشموں اور جیادوں کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف عنوانات و موضوعات پر علمی مذاکروں اور سیمیناروں کا انعقاد بھی کیا ہے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ ریاض استنبول اور بھارت و بنگلہ دیش کے مختلف شہروں میں ایک درجن سے زائد مذاکرے منعقد ہو چکے ہیں ہم یہاں پاکستان میں لاہور کی سطح پر ایک مقامی نوعیت کا سیمینار "یاد گار پروفیسر عبدالقیوم بعنوان "پاکستان میں عربی اور علوم اسلامیہ کی تدریس" منعقد کر چکے ہیں مگر بین الاقوامی سطح کا یہ پہلا سیمینار ہے جس کا افتتاح آج آپ فرما رہے ہیں.

مندوبین کرام اور معزز حاضرین!

شاید میں نے آپ کا بہت سا قیمتی وقت لے لیا ہے' جس کے لئے دلی معذرت پیش ہے' آپ کی طرح میں بھی صدر گرامی جناب فاروق احمد خان لغاری کی باتیں سننے کے لیے بے تاب ہوں' لیکن اجازت لینے سے پہلے یہ میں اپنا منصبی فریضہ تصور کرتا ہوں کہ آپ سب کی تشریف آوری کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کروں' خصوصاً محترم جناب صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری اور ہماری تنظیم کے بانی صدر مولانا ابوالحسن علی ندوی ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں' جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات ہمارے لیے وقف کیے اور زحمت سفر کے بعد ہماری حوصلہ افزائی اور سرپرستی کے لئے تشریف لائے. اپنی تنظیم کے کارکنان اور بالخصوص جامعہ اشرفیہ اور جامعہ نعیمیہ کے سربراہان کے تعاون کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں.